مطبوعات

جامعہ عثمانیہ | مؤلفہ جناب ڈاکٹر محمد رضی الدین صدیقی سابق وائس چانسلر جامعہ عثمانیہ و محمود ابراہیم سابق ناظم تعمیرات مملکتِ آصفیہ (حیدر آباد دکن)۔ ناشر: بہادر یار جنگ اکادمی سراج الدولہ روڈ۔ بہادر آباد، کراچی۔ ص ۱۳۵۔ قیمت ۳۰/- روپے

جامعہ عثمانیہ محض ایک یونیورسٹی کا نام نہیں، بلکہ ایک عظیم الشان تعلیمی تجربے کا نام ہے۔ سید جمال الدین افغانی نے برصغیر میں یہ آواز اٹھا کر ایک تحریک پیدا کی کہ یہاں تمام علوم کے لیے ذریعہ تعلیم اردو کو بنایا جائے، پھر اس کے مطابق اولین تجربہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے کر دکھایا۔ علوم، فنون، سائنس اور ٹیکنیکیات کی تعلیم پوسٹ گریجویٹ سطح تک اردو زبان میں دی گئی۔ کئی نصابی کتب تیار کی گئیں۔ اصطلاحات کے تیزی سے ترجمے کر لیے گئے اور پھر اہل علم کی جو صف اس یونیورسٹی سے تعلیم پا کر نکلی وہ قابلیت اور تخلیقی صلاحیت کے لحاظ سے اوروں سے برتر ہی تھی۔ آج وہاں کے فارغ التحصیل حضرات پاک و ہند ہی میں نہیں امریکہ اور یورپ میں اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اس مختصر کتاب میں اس تجربے کی پوری تاریخ بیان کر دی گئی ہے اور ان تمام اداروں اور افراد کا ذکر ہے جنہوں نے اس خدمت کی انجام دہی میں حصہ لیا۔ پورے انتظامات کے نشوونما اور ارتقاء کی داستان کہی گئی ہے۔ تنخواہوں اور دیگر مصارف کا ذکر ہے، امتحانات اور رہائشی انتظامات کا بیان ہے۔ افراد اور انتظامات کے ادل بدل اور تغیرات کا اندراج ہے۔ قاضی محمد حسین پرو وائس چانسلر (زمانۂ تقرر ۳۸ - ۱۹۳۷) کا یہ معروفِ عام جملہ کہ "علم نامانوس زبانوں میں مقید تھا، اس جامعہ میں اپنی زبان میں آکر آزاد ہو گیا۔" کیا پاکستان کے لیے اس میں کوئی سبق نہیں!